Denmark's Leading Urdu Magazine with the Largest Circulation

ماھنامہ

انٹرنیشنل

کوپن ہیگن

ساحل

چیف ایڈیٹر: محمد آصف رضا

August 2006

www.sahil.dk

اس پرچم کے سائے تلے
ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں

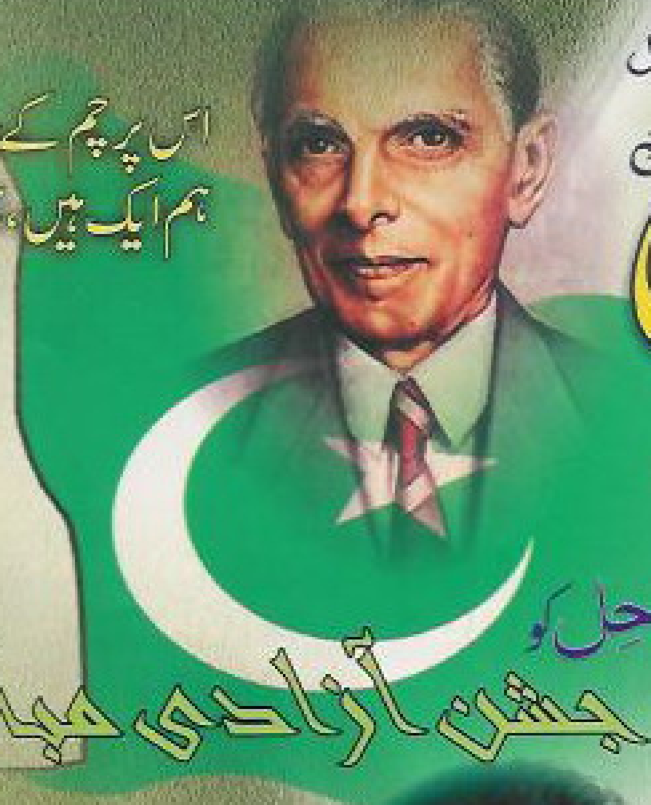

قارئین ساحل کو

جشن آزادی مبارک

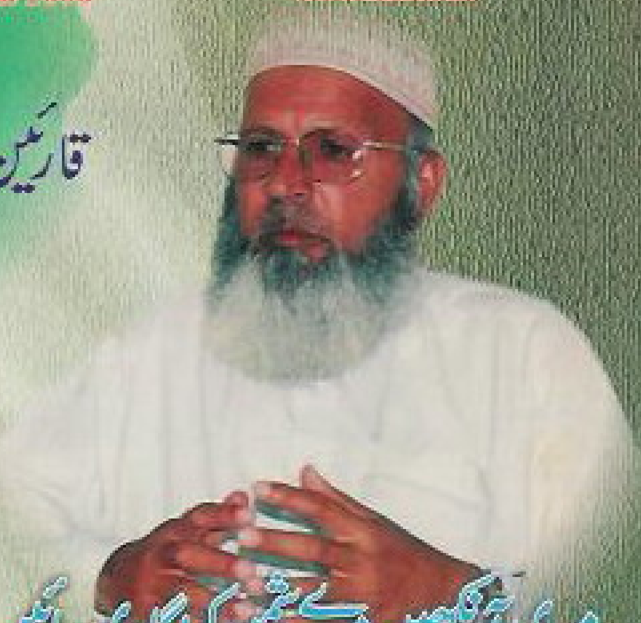

میری آنکھیں میرے دشمن کو لگا دی جائیں

حاجی محمد اقبال آف ربوہ

تخلیق پاکستان

اور ہمارا تشخص

پروفیسر محمد اکرم رضا کی خصوصی تحریر

سمندر پار پاکستانیوں کو اسمبلیوں میں

نمائندگی ملنی چاہیے

ملک آصف ندیم

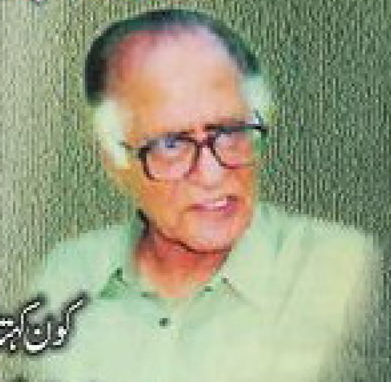

شوبز کی دنیا سے

کاجل میں کوئی خاص بات ہے، ایتا بچن

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا

احمد ندیم قاسمی کی وفات پر فتح محمد ملک کی خصوصی تحریر

Assi-Sign.dk Skilte & Reklame 20 97 34 65 V/ Salim Assi

Try our vision world wide ... ideas, prises and professions

میری آنکھیں میرے دشمن کو لگا دی جائیں!

حاجی محمد اقبال آف دینہ

انٹرویو: محمد اسلم علی پوری

اسلام نے انسانی خدمت کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ وہ لوگ بے حد خوش قسمت ہیں جو اپنی ذات کے حصار سے نکل کر خدمتِ خلق میں مگن ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس عظیم فریضہ کی جانب متوجہ کر لیتے ہیں۔ اگر چہ ایسے لوگ چند ہی ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کسی بھی قوم کے جسم میں دھڑکن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈنمارک میں مقیم حاجی محمد اقبال آف دینہ ایسے ہی خوش قسمت انسان ہیں۔ موصوف بڑھاپے کی جانب گامزن ہیں لیکن اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جوانوں کا سا جذبہ رکھتے ہیں۔ ان کی جدوجہد نوجوانوں اور دوسرے تمام لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ہم نے ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے ان سے انٹرویو کیا جو من و عن پیش خدمت ہے اور زندگی کو روشن راستہ دکھاتا ہے۔

محمد اسلم علی پوری حاجی محمد اقبال آف دینہ سے گفتگو کرتے ہوئے

س۔۔۔۔۔آپ اپنے بارے میں کچھ بتایئے؟

ج۔۔۔۔۔میرا نام محمد اقبال ہے لیکن لوگ مجھے حاجی محمد اقبال آف دینہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میں 1939ء میں متحدہ ہندوستان کے مردم خیز علاقے جہلم کے قصبہ لدھڑ میں پیدا ہوا۔ میرا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے۔ میں نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول لدھڑ میں حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک دو سال تک زمینداری کی۔

س۔ آپ کی طبیعت مذہب کی جانب مائل ہے۔ اس کی وجہ کیا بنی؟

ج۔۔۔۔۔لدھڑ میں مڈل تک سکول کی تعلیم حاصل کرنا روایتی طور پر تھا۔ لیکن اصل تعلیم تو ماں کی گود سے ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ میرا گھریلو ماحول دینی تھا۔ مدرسے کا ماحول دینی تھا۔ لدھڑ کا ماحول دینی تھا اور ساتھ ہی لدھڑ کے دینی مدرسہ نے بھی میری طبیعت پر خاصا اثر ڈالا۔ دینی ماحول ملتا گیا اور طبیعت الحمدللہ خود بخود دین کی طرف مائل ہوتی چلی گئی۔

س۔۔۔۔۔زندگی کے نشیب و فراز کے بارے میں کچھ بتایئے؟

ج۔۔۔۔۔پاکستان میں بچپن، لڑکپن اور جوانی میں بہت سے نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا لیکن خدا کے فضل سے ہمت سے ان کا مقابلہ کیا۔ بعض اوقات تو دل بے حد پریشان ہو جاتا لیکن خدا پریشانیوں سے نبٹنے کی ہمت دیتا تو اس کا شکر ادا کرتا۔ زندگی میں غربت کے مہیب سائے بھی دیکھے لیکن ان سے ڈرنے کی بجائے ان کے سامنے سینہ سپر ہو گیا۔ میں منہ میں سونے کا چمچہ لے کر پیدا نہیں ہوا تھا۔

س۔۔۔۔۔پاکستان سے بیرون ملک آنے کا کیا سبب بنا؟

ج۔۔۔۔۔ہمارے زمانے میں نوجوانوں میں بیرون ملک جانے کا رجحان زور پکڑنے لگا تو میں بھی ان اثرات سے بچ نہ سکا اور دوسرے نوجوانوں کی طرح بیرون ملک جانے کے سنہرے سپنے دیکھنے لگا آخر کار میرے خوابوں کو تعبیر ملی اور میں 1961ء میں برطانیہ پہنچ گیا۔ انگلینڈ میں اٹھارہ سال تک خوب محنت کی۔ مزدوری کی اور خدا نے اپنے رزق اور کرم کے دروازے مجھ پر کھول دیئے۔ میں محنت کرتا رہا اور آگے بڑھتا رہا۔ لندن میں مسجدوں کی کمیٹیاں بنیں تو میں ان کمیٹیوں میں شامل ہو گیا اور اس طرح دین دار طبقہ سے میرا رابطہ قائم ہوتا گیا۔

س۔۔۔۔۔برطانیہ سے ڈنمارک آنے کا خیال کیسے آیا؟

ج۔۔۔۔۔برطانیہ میں تارکینِ وطن کی تعداد تیزی سے بڑھتی گئی جس کی وجہ سے برطانیہ میں بیروزگاری اور نسلی منافرت میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ ڈنمارک ان برائیوں سے پاک تھا۔ نیز ڈنمارک میں عوام کو دی گئی بے پناہ سہولتیں۔ برطانیہ میں مقیم

تارکین وطن کو ڈنمارک کی طرف کھنچے لگیں اور میں بھی 1978ء میں برطانیہ سے ڈنمارک چلا آیا۔

س......ڈنمارک میں قیام کیسا رہا؟

ج......میں 1978ء سے ڈنمارک ہی میں مقیم ہوں البتہ پاکستان آنا جانا رہتا ہے۔ ڈنمارک میں قیام کے دوران ایک شخصیت نے ہم سب پاکستانیوں کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اس عظیم شخصیت کا اسم گرامی پروفیسر محمد ادریس ہے۔ موصوف اسلامی سنٹر ہارس باکن میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اور ان کے علم وعمل سے ہمیں زندگی گزارنے کے سنہرے اسباق ملتے تھے۔ پروفیسر محمد ادریس ماہر تعلیم ہیں اور انگریزی، اُردو عربی، فارسی، پشتو وغیرہ مختلف زبانوں میں 16 کتابوں کے مصنف ہیں وہ اگرچہ عرصہ ہوا کوپن ہیگن سے پشاور جاچکے ہیں۔ لیکن وہ کوپن ہیگن کے عوام کے دلوں میں آج بھی بستے ہیں اور عوام ان سے عملی تعاون بھی کرتے ہیں۔ یہ میرے اور دوسرے لوگوں کے چہروں پر آپ کو جو سنتِ رسول ﷺ کی تعمیل یعنی داڑھی نظر آرہی ہے یہ پروفیسر محمد ادریس مدظلہ العالی کی تبلیغ اور کوششوں کا نتیجہ ہے وہ عالم باعمل ہیں۔

س......آپ کی زندگی میں سیاست کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ج......ہمارا خاندان سیاست میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ ہم شروع سے ہی مسلم لیگی ہیں۔ سابق گورنر پنجاب چوہدری الطاف مرحوم موجودہ ضلعی ناظم چوہدری فرخ الطاف مرکزی حکومت کے وزیر بہبودیٔ آبادی الحاج چوہدری شہباز حسین وغیرہ میرے قریبی عزیز ہیں۔ یہ سب بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ سیاست ہماری روزمرہ زندگی کا ایک حصہ ہے۔

س......انجمن بہبودیٔ مریضاں میں آنے کا کیا سبب بنا؟

ج......میں نے اپنی زندگی میں تکالیف دیکھی ہیں۔ اس لئے لوگوں کی تکلیفوں کا احساس ہوتا ہے۔ 1992ء میں اپنے دوست حاجی محمد شریف اعوان کی تحریک پر انجمن بہبود مریضاں دینہ میں شامل ہوا لوگوں سے گھر گھر جاکر مالی تعاون کی اپیل کی، ڈنمارک آکر لوگوں سے امداد کی اپیل کی تو لوگوں نے فوراً تعاون کیا۔ ''ہم وطن ریڈیو'' سے اپیلیں نشر ہوتی ہیں۔ حاجی غلام مصطفےٰ ریڈیو کے انچارج تھے۔ ان کے بھرپور تعاون سے ایمبولینس کے لئے دولاکھ روپے اکٹھا کیا۔ اس رقم سے ایک لاکھ 35 ہزار کی ایمبولینس پرائمری ہیلتھ سنٹر دینہ کے لئے خریدی گئی۔ لوگ مدد کرتے رہے اور ہم آگے بڑھتے رہے اس طرح ڈنمارک میں بھی انجمن بہبودی مریضاں قائم ہوگئی۔

1992ء میں اپنے دوست حاجی محمد شریف اعوان کی تحریک پر انجمن بہبود مریضاں دینہ میں شامل ہوا لوگوں سے گھر گھر جاکر مالی تعاون کی اپیل کی، ڈنمارک آکر لوگوں سے امداد کی اپیل کی تو لوگوں نے فوراً تعاون کیا۔ ''ہم وطن ریڈیو'' سے اپیلیں نشر ہوتی ہیں۔ حاجی غلام مصطفےٰ ریڈیو کے انچارج تھے۔ ان کے بھرپور تعاون سے ایمبولینس کے لئے دولاکھ روپے اکٹھا کیا۔ اس رقم سے ایک لاکھ 35 ہزار کی ایمبولینس پرائمری ہیلتھ سنٹر دینہ کے لئے خریدی گئی۔ لوگ مدد کرتے رہے اور ہم آگے بڑھتے رہے اس طرح ڈنمارک میں بھی انجمن بہبودی مریضاں قائم ہوگئی۔

س......انجمن بہبودیٔ مریضاں پاکستان ڈنمارک کی کارکردگی پر روشنی ڈالئے؟

ج......آنکھ جسم کا نازک ترین حصہ ہے اگر انسان کی آنکھوں کی روشنی خدانخواستہ چلی جائے تو انسان کی زندگی میں اندھیرا ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس مسئلہ پر خود ہی توجہ دی اور ہم نے لوگوں کے تعاون سے آنکھوں کے لئے 21 کیمپ لگائے۔ یہ کیمپ دینہ، کھاریاں، ڈومیلی، سرائے عالمگیر وغیرہ شہروں میں لگائے گئے جن میں 10 ہزار لوگوں کا آنکھوں کے ماہر ڈاکٹروں نے مفت چیک اپ کیا اور آنکھوں کے 2100 کامیاب آپریشن کئے گئے۔ انہیں دوائیں، عینکیں اور لینز وغیرہ بھی فری تقسیم کئے گئے۔ پیچیدہ امراض مثلاً تپ دق کے مریضوں پر ہزاروں روپے خرچ کر کے ان کی صحت کی بحالی کے ذریعے ان کے خاندانوں کو تباہ ہونے سے بچایا۔ ڈاکٹر شوکت محمود، ڈاکٹر طارق ساہی اور ڈاکٹر جمیل چوہدری وغیرہ کا تعاون قابل تحسین ہے۔ پہلے برطانیہ سے 4 لاکھ روپے کے 80 عدد آلات سماعت موصول ہوئے اب تک ہم نے کانوں کی سماعت کی 400 سے زیادہ مشینیں عوام میں تقسیم کی ہیں۔ ہم نے عوام کے بھرپور تعاون سے دینہ میں یورپی سٹینڈرڈ کا آئی بلاک بھی بنایا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول جی ٹی روڈ دینہ میں ایک سائنس لیبارٹری بھی بنوائی ہے۔ ہڈالی (دینہ) میں ہم نے ایک دستکاری سکول بھی قائم کیا ہے۔ جس میں غریب اور یتیم بچیاں سلائی کڑھائی کا کام سیکھ کر باعزت روزی کماتی ہیں اور اپنے خاندان کو غربت کے پنجوں سے نکالتی ہیں۔ 500 سے زائد بچیاں اس ادارہ سے فارغ ہو کر باعزت طریقے سے کام کررہی ہیں۔ ان بچیوں نے سلائی کڑھائی اور

اگر ہم انہیں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین اسلام کے اُصول بھی سکھائیں گے تو ہمارے نوجوان اپنی اسلامی شناخت برقرار رکھ سکیں گے۔ وگرنہ ہماری نسلیں اس معاشرہ میں تحلیل ہو جائیں گی۔ اس لئے آنکھیں کھول کر رکھنے کی ضرورت ہے۔

بنوائی کا کام سیکھا ہے۔ نیز فنگ مشینوں پر جرسیاں، جرابیں وغیرہ بنانے کی ٹریننگ بھی حاصل کی ہے۔ ان بچیوں کو دستکاری سکول سے فارغ ہونے پر سلائی مشینیں بطور تحفہ پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ اپنے خاندانوں کی کفالت کر سکیں۔

س..... انجمن بہبودئ مریضاں کے مستقبل کے کیا پروگرام ہیں؟

ج..... ہم چاہتے ہیں۔ کہ گردوں کے لئے ڈیلائسس مشینوں کا انتظام کیا جائے اس کے علاوہ بلڈ بینک کے لئے بھی کوئی عملی کام کیا جائے اور بھی پروگرام ذہنوں میں ہیں۔

س..... آپ مجموعی طور پر اپنی زندگی میں کامیاب رہے ہیں یا ناکام؟

ج..... میں الحمدللہ اپنی زندگی میں ہر پہلو سے کامیاب رہا ہوں جس کے لئے خدا کا شکر گزار ہوں۔ خدا نے مخلص ساتھی دیئے جن کی وجہ سے انجمن بہبودئ مریضاں کامیاب ہوئی۔ خدا نے اپنا گھر بار دکھایا۔ 12 بچے میرے خرچ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چکوال کی ایک بچی ڈاکٹر بن چکی ہے۔ میرے چار بیٹے ہیں۔ جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ دین دار بھی ہیں۔ بڑا بیٹا ظفر اقبال مینجمنٹ اکنامکس سے فارغ التحصیل ہے۔ دوسرا بیٹا زاہد اقبال سولر انرجی میں سول انجینئر ہے۔ تیسرا بیٹا طاہر اقبال مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہے۔ چوتھا بیٹا اسجد اقبال SAS ہوائی کمپنی میں بطور فورمین کام کر رہا ہے۔ میں بے حد خوش قسمت ہوں کہ خدا نے نیک دیندار اور تعلیم یافتہ برسر روزگار بیٹوں کا مجھے باپ بنایا ہے اور اپنی مخلوق کی خدمت کا کام ہم سے لیا ہے۔

س..... آپ کا مشغلہ کیا ہے؟

ج..... میرا مشغلہ خدمت خلق ہے۔ دین کا فروغ ہے اور دینی کتب کا مطالعہ ہے۔ اس کے علاوہ باغبانی کا بھی شوق ہے۔ لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔ میں خود مریض ہوں اور میری اپنی آنکھوں کی روشنی بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ بڑھاپا بھی آ گیا ہے۔ لیکن میری صرف ایک ہی تمنا ہے کہ انسانی فلاح کا یہ کام رکے نہیں بلکہ ہمیشہ چلتا رہے۔

س..... یورپ میں ہماری اولادوں کا کیا مستقبل ہے؟

ج..... اگر ہم انہیں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین اسلام کے اُصول بھی سکھائیں گے تو ہمارے نوجوان اپنی اسلامی شناخت برقرار رکھ سکیں گے۔ ورنہ ہماری نسلیں اس معاشرہ میں تحلیل ہو جائیں گی۔ اس لئے آنکھیں کھول کر رکھنے کی ضرورت ہے۔

س..... آپ لوگوں کے لئے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

ج..... میں بے حد خوش ہوں اور اپنے سارے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے کبھی بھی مایوس نہیں کیا اور ان ساتھیوں کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے انجمن بہبودئ مریضاں کے مختلف منصوبوں میں مالی اور عملی تعاون کے علاوہ پاکستان کے زلزلہ زدگان کے کھانے پینے، ادویات، خیموں، بستروں، ٹرانسپورٹ اور میڈیکل کیمپوں کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ میری صحت کافی متاثر ہوئی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ سے ہمارا کام متاثر نہ ہو۔ میں اپنے خاندان کے افراد اور اپنے بیٹوں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے فوراً مالی امداد مہیا کی میں سب کے لئے دعا گو ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کیا کریں۔ میری سب لوگوں سے دلی درخواست ہے کہ اپنے مال میں سے غریبوں محتاجوں، بھوکوں اور بیماروں کے لئے کچھ نہ کچھ عطیات صدقات زکوۃ وغیرہ کی صورت میں ضرور نکالا کریں۔ اس سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ میں نے آپ کی امانت سو فیصد ایمانداری سے خرچ کی ہے۔ اس کا دنیا میں بھی ذمہ دار ہوں اور آخرت میں بھی آپ ہماری ویب سائٹ کا مطالعہ کیا کریں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے www.giftosight.info۔ پاکستان میں مزید معلومات کے لئے پرائمری ہیلتھ سنٹر دینہ سے مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

0544-630944 اور 0544-633351

انجمن بہبودئ مریضاں کا ڈنمارک میں

DanskeBank

میں اکاؤنٹ نمبر ہے۔

3144-043138

اس کے علاوہ پاکستان میں رقم جمع کرانے کے لئے حبیب بینک سے رابطہ کریں۔ سال کے آخر میں ہم جمع و خرچ کا مکمل حساب پیش کرتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک اور دیگر عام دنوں میں انجمن کے منصوبوں کے لئے بھرپور مدد کریں۔ ہماری تمنا ہے کہ انسانی فلاح و بہبود کا یہ کام سدا چلتا رہے انسان آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کام نہیں رکنا چاہیے۔ اس کے لئے آپ کا تعاون درکار ہے۔ آیئے اس عظیم انسان کا عملی ساتھ دے کر ہم یہ ثابت کردیں کہ قحط الرجال کے اس دور میں بھی اچھے انسانوں کی کمی نہیں ہے خلوص ابھی زندہ ہے۔

☆☆☆

ہمارا خاندان سیاست میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ ہم شروع سے ہی مسلم لیگی ہیں سابق گورنر پنجاب چوہدری الطاف مرحوم موجودہ ضلعی ناظم چوہدری فرخ الطاف مرکزی حکومت کے وزیر بہبودئ آبادی الحاج چوہدری شہباز حسین وغیرہ میرے قریبی عزیز ہیں

برادرانِ اسلام!

آیئے قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی زندگیوں کو اُسوہ نبی کریم ﷺ کے مطابق ڈھالیں آیئے مل کر کفر کے جال کو توڑ دیں۔ آیئے اسلام کے لئے خود کو وقف کر دیں۔ دین کو سمجھیں، دین کا مطالعہ کریں، دین کی جستجو کریں اور دین کے احکام کے مطابق خود کو ڈھالنے کی عملی کوشش کریں۔ آیئے پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔

☆☆☆